سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ روپیہ (ہے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے ۱۲ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم اے۔ ایمپرس روڈ لاہور } مینجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینجر صاحب ہونا چاہئے۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۷ مئی ۱۹۲۶ء	نمبر ۱۹

وحدت محضہ پر مناظرہ

(۶)

اگذشتہ اشاعت میں مذکور ہوا کہ جب مولوی صاحب نے وحدت محضہ کی تردید میں لاجواب اعتراضوں کی کثرت وشدت اور حقیقت دیکھ لی اور یہ بھی معلوم کر لیا کہ عوام الناس کے علاوہ جو مسلم علما موجود ہیں اُن کے چہروں پر بھی گھبراہٹ اور بے چینی کے آثار نمایاں ہو گئے ہیں مبادا یہ مناظرہ صدہا مسلمانوں کو مسیحیت کی جانب مائل کر دے آپ نے خلاف توقع کہا کہ اب میں مجیب نہیں رہتا۔ پادری صاحب وحدت محضہ کی تردید کے مدعی ہو جائیں اور میں سائل ہو کر شکوک رفع کراؤنگا۔ غیر مُجاب کا توحید محضہ کے اثبات سے عاجز ہو کر منصب مدعی و مجیب کو ترک کر دینا ایک عجیب انقلاب انگیز سماں پیدا کر رہا تھا۔ مسلم دوستوں کے چہرے زبان حال سے پکار رہے تھے کہ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے کہ مجیب سائل اور سائل مجیب بن گئے ؎

سمافر انہیں خیال اتھا یہ کیا کیا تو   تم آپ اُن سے مل کے مسلمان ہو گئے

والانتظار دین گیا۔ اب اس انقلاب عظیم کے بعد آدھ گھنٹہ میں جو تبادلۂ خیالات ہوا وہ درج ذیل ہے۔ (قادیان)

پادری صاحب ۔ میں دعوے کرتا ہوں کہ آیت قال لہ کن فیکون سے تثلیث ثابت ہوتی ہے۔ ایک طرف تو آپ انتھیں کہ لہ کی ضمیر کا مرجع علم یا وجود علمی ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ توحید یہ ہے کہ وہ اکیلا ہے۔ مگر آپ تو مان چکے کہ دوسرا خدا کے ساتھ وہ ہے جسے آپ وجود ذہنی کہتے ہیں۔ چونکہ آپ توحید کے ثبوت کا قرار کرتے ہیں اس سے تثلیث تو ثابت ہو چکی۔ آپ مخلوقات کے دو وجود مانتے ... ہیں۔ اول وجود ذہنی اور دوم وجود خارجی خدا کے علم کا اطلاق وجود ذہنی پر ہوتا ہے اور دوسرا وجود خارجی ہے۔ بتائیے کہ اس کی حیثیت کیا ہے؟ جب ایک چیز ذہن میں ہے تو وہ وجود ہے۔ پھر وہ ... وجود موجود کیسے ہو سکتا ہے جب ہم خدا کے علم میں ہیں اور اس کا علم ازلی ہے تو ہم سب ازلی ہوئے پھر خدا کی وحدت کیا ہوئی؟ اور اگر خدا کو کہا۔ کسی طرح علم ہے تو وہ خدا نہیں۔ کیونکہ ہر قسم کا محتاج ہے تو کیا خدا بھی محتاج ہے؟ آپ نے توحید کی تو کوئی تعریف نہ کی اور جو کی وہ مالعوارض ہے۔ لہٰذا ہمارا دعوٰی ثابت ہو گیا۔

مولوی صاحب ۔ آپ تثلیث کے مدعی ہیں اور میں سائل ہوں۔ آپ نے کہا خدا کا علم قدیم ہے۔ اس لئے معلومات قدیم ہیں۔ لیکن جب خدا کی ہزارہا صفات قدیم ہیں تو کیا یہ سب خدا ہو گئے۔ ہم آٹھ صفات اور ایک خدا کو یعنی نَو کو مانتے ہیں۔ آپ علم کو قدیم کہتے ہیں ہم جملہ صفات کو قدیم مانتے ہیں۔ مجھے ایک عیسائی نے کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے تثلیث ثابت کرونگا۔ میں نے پوچھا کس طرح؟ کہا کہ اول خدا۔ دوم رحمٰن سوم رحیم تین ہو گئے۔ پادری صاحب میں حاجی۔ قاری پنجابی۔ کشمیری اور سندی ہوں تو بھی میں ایک ہی ثناء اللہ ہوں۔ صفات پر وحدت و کثرت کا کوئی اطلاق نہیں۔ صفات زیادہ ہو کر بھی قدیم کی قدیم تاہم خدا واحد ہے علم اگر تثلیث کا ثبوت ہے تو سمیع۔ بصیر۔ قادر وغیرہ سب خدا ہو گئے۔ یہ تو اس کی صفات ہیں۔ ثناء اللہ کی صفات ثناء اللہ نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ بھی قدیم مانتے ہیں۔ مگر صفات تو خدا نہیں۔ وہ عین ہیں کہ ہیں وہ نہیں۔ حکماء اور متکلمین کا مذہب الگ الگ ہے +

پادری صاحب۔ آپ نے مجھے مدعی بنا دیا کیا ہی انصاف ہے؟ کہیں تو دو منٹ میں مدعی بنا دیا گیا ہوں اور آپ کو مدعی بننے کے لئے ایک گھنٹہ دیا گیا۔ آپ نے کہا کہ خدا کا علم قدیم ہے تو خالقیت بھی قدیم ہوئی۔ مولوی صاحب! یہی تو میرا اعتراض ہے۔ آپ نے ایک ذات کہا اور دوم صفات اور دونوں کو قدیم مانا جب دونوں کا رتبہ مساوی نہیں ہے تو دونوں ملکر ایک ہی واحد کیسے ہؤا؟ موصوف ہمیشہ صفت پر مقدم ہوتا ہے۔ کبھی دونوں قدامت میں برابر نہیں ہو سکتے۔ آپ کہتے ہیں کہ خدا توحید ہے۔ اکیلا ہے۔ واحد ہے۔ صفات وذات کو آپ ایک کس طرح کہتے ہیں؟ آپ تو تعدد قدما کے قائل ہو گئے۔ آپ نے تو سب کو قدیم بنا دیا کیا صفات اور موصوف دونوں ایک چیز ہیں؟ صفت اور موصوف میں مابہ الامتیاز کیا ہے؟ مولوی صاحب بھی تو ہمارا دعوےٰ ہے کہ وحدت محضہ غلط ہے۔ (اس موقع پر مولوی صاحب نے اپنے دوستوں سے مدد لی۔ اس پر پادری صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب میری جانب توجہ کیجئے۔ اور ان سے مدد نہ لیجئے) اگر توحید محض درست ہے تو لئے کی ضمیر کس قدیم کی جانب پھرتی ہے؟ وجود ذہنی یا علم کو تو آپ قدیم مان ہی چکے یا ذات کو چھوڑ دیں یا صفات کو یا بین بین ہو جائیں عقل سے توحید محضہ بعید ہے۔ اسی لئے تو آپ اسکی تعریف نہیں کر سکے اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔

مولوی صاحب۔ یہ آدھ گھنٹہ (مباحثہ کا؟ قرآن) آپ کو بحیثیت مدعی کے دیا گیا ہے۔ اور جناب صدر نے اس لئے دیا ہے کہ آپ اپنا دعوےٰ ثابت کریں۔ یہ مناظرہ کا دوسرا حصہ ہے۔ اپنے منصب کو سمجھئے۔ اب آپ مدعی ہیں۔ آپ توحید پر اعتراض نہ کریں۔ کیونکہ وہ میرا دعوےٰ تھا۔ پادری صاحب نے کہا کہ صفت پر موصوف ہمیشہ مقدم ہوتا ہے۔ مسئلہ زیر بحث تو علم ہے۔ بتائیے کہ خالقیت سمیع وبصیر پہلے ہی سے تھیں یا بعد میں ہوئیں کیا کوئی زمانہ ایسا بھی تھا جبکہ خدا میں یہ صفات نہ تھیں اگر تقدم زمانی ہے تو کیا کسی تھوڑے سے زمانے میں خدا میں یہ صفات نہ تھیں؟ سب اہل کتاب یعنی مسیحی۔ یہودی اور مسلمان متفق ہیں کہ صفات خدا کی ذات سے الگ نہیں ہیں۔ بتائیے تقدم ذاتی ہے یا زمانی؟ اگر زمانی ہے تو خدا کو صفات سمیع۔ بصیر۔ خالقیت وغیرہ بعد میں حاصل ہوئیں اگر تقدم ذاتی ہے تو ہم مان لیتے ہیں مگر وہ صرف ذہنی درجہ ہے۔ پھر تثلیث سے زیادہ کیوں نہ ہونگے یعنی تربیع تخمیس تسدیس وغیرہ۔ اے عیسائیو! کیا ایک سے زیادہ خدا اچھے ہیں؟ آپ نے سب صفات کو خدا کہا۔ صفت پر موصوف کا تقدم زمانی ہے یا ذاتی ہے۔ ذاتی پر مجھے اعتراض نہیں۔

پادری صاحب۔ آپ نے غلط کہا کہ صفات کے معاملہ میں مسلم اور مسیحی برابر ہیں ہم اس امر میں ہرگز متفق نہیں ہیں۔ میرا سب سے پہلا سوال یہ تھا کہ خدا ذات میں ایک ہے یا صفات میں؟ دوسرا سوال ہے کہ آپ ذات وصفات کو کیا لیتے ہیں؟ ہم صفات کو عین ذات مانتے ہیں۔ مگر آپ نہیں مانتے۔ آپ تو توحید کے صرف خواب دیکھتے ہیں۔ آپ ہی تو ہیں جو صفات کو غیر خدا مانتے ہیں۔ اس لئے ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہم اور مسلمان دونوں میں اس امر میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اچھا لیجئے دوسری دلیل۔ ایک طرف خدا واجب الوجود ہے اور دوسری جانب انسان ممکن الوجود۔ کیا دونوں میں کوئی ربط ہے؟ ان دونوں میں سوائے واسطہ کے ربط ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی دلیل تثلیث ہے۔ آپ موجودات کو خدا سے غیر متعلق مانتے ہیں۔ آپ ان دونوں متضادین میں اتحاد وربط بتائیے؟ پھر کس طرح سے فیضان ہو سکتا ہے؟ آپ نے میرے رسالہ انسان کامل جو کئی سال ہوئے ایک بار قلم اٹھایا تھا کہ ہاتھ کانپ گئے۔ ذرا سا لکھ کر رہ گئے اور آج تک اس پر قلم اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اگر آپکے ہاں توحید محضہ کا ثبوت نہیں تو مدعی کیوں کہلاتا تھا؟ آپ مجیب نام کو ہونگے +

مولوی صاحب۔ پادری صاحب! آپ اپنے اس دعوے کو مذہبی ادب علم کلام کی کتابوں سے نہیں دکھا سکتے خدا کی ذات کو منبع جمیع صفات سمجھتے ہیں اور یہ اس حقیقت سے کہ خدا قدرت کا منبع ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور نیز اہل اسلام میں جو صوفیا کا گروہ ہے۔ اُن کا مذہب بھی یہی ہے کہ خدا کی صفات عین ذات ہیں پس خدا میں کسی قسم کی کثرت ثابت نہیں ہے۔ خدا کی توحید حق ہے اور یہ عقل ونقل سے ثابت ہے۔ مگر تثلیث کا کوئی ثبوت نہیں ہے

نوٹ۔ آداب مناظرہ کے رو سے آخری تقریر مدعی کا حق ہوتا ہے۔ چونکہ من ابتدا الیٰ انتہا مولوی صاحب توحید مطلق یا وحدت محضہ کے مدعی رہے۔ لہٰذا آپ ہی کی آخری تقریر پہ یہ مناظرہ ختم ہؤا آخر میں ہم تین امور کا ذکر خصوصیت سے کرنا چاہتے ہیں

(۱) اگرچہ انوالہ میں جناب پادری اے۔ ایم۔ لانگ صاحب کی ایمانی غیرت اور روحانی جوش سے جو تبلیغی کام شروع ہو گیا یہ مباحثہ اس کا نتیجہ ہے اور ہم آپ کو تہ دل وجان سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

(۲) اس مناظرہ نے اہل اسلام کے منطق وفلسفہ کی رگ حیات کو منقطع کر دیا۔ جہلا میں بڑے شوق سے جوشیلے جواں مسلمان وحدت مطلق کی تعلی ہانکا کریں۔ مگر اہل علم کا یہ حال ہے کہ وہ دعوی توحید محضہ ہی کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ مسلمانوں کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ مسیحیوں نے ان کے ایک بہت بڑے مغالطہ کو گرفت کر لیا ہے۔ زیادہ جاننا ہو تو اثبات التثلیث فی التوحید کا مطالعہ کریں جو صرف توحید محض ہی کی تردید میں لکھا گیا ہے۔

(۳) اس بات سے ہمارے دل خوشی سے بھر گئے کہ اگر نیتیں نیک اور دل صاف ہوں تو مسیحیوں اور مسلمانوں میں مذہبی معاملات پر امن وامان اور برادرانہ روح سے گفتگو ہو سکتی ہے۔ آریوں نے اس موقعہ پر مسیحیوں اور مسلمانوں کو لڑانے کی کوششیں کیں مگر ناکام رہے۔

دیکھو صفحہ ۱۱

نور افشاں

مطبوعہ ۷ مئی ۱۹۳۶ء

بائبل کی قدر و قیمت

دیگر مذاہب کی کتب دینی انسان کے لئے پینل کوڈ کی مانند ہیں۔ ان میں ایشور اور دیوتاؤں اور خدا کے نام سے انسان کے لئے صرف ضابطہ فوجداری اور دیوانی مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے ہر ایک فعل کی تکمیل پر اسے نیک و بد قرار دے کر اس کے لئے سزا و جزا تجویز کی گئی۔ اس پینل کوڈ کی جملہ اقسام میں انسان کو نیک کردار فرض کر لیا گیا ہے اور انسانی زندگی کے جملہ مصائب اور خوشیوں کو اس کے نیک و بد اعمال کا ثمرہ سمجھ لیا گیا ہے۔ خدا اور دیوتاؤں کو محض ایک مقنن و منصف کی حیثیت دی جو انسان کی خوشامد اور چاپلوسی سے انسان کی بدکاریاں اور بداعمالیاں بخشنے والے دکھایا گیا ہے۔ پر اس قسم کی جملہ کتب مذہبی کو انسان کی زندگی کی اندرونی اصلاح سے کوئی رشتہ یا تعلق نہیں دکھایا گیا۔

انسانی زندگی جس دم سے زمین پر رونما ہوتی ہے۔ اس وقت سے اس کی موت کے دن تک ہزارہا ہزار مختلف و متضاد حالتوں میں سے اس کا گذر ہوتا ہے۔ ہزارہا ہزار دلشکن حادثات و واقعات سے اس کا واسطہ پڑتا ہے۔ مختلف مزاج و طبیعت کے ہزارہا ہزار انسانوں سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔ ہزارہا ہزار دکھ بیماریوں سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔ ہزارہا اقسام کے نفع نقصان اس کی زندگی سے متعلق ہوتے ہیں۔ ہزارہا اقسام کے خوشی و رنج کے مواقع درپیش آتے رہتے ہیں۔ ہزارہا قسم کی تکالیف و راحتیں اسے ملتی ہیں۔ ہزارہا قسم کی ناامیدیاں اور مایوسیاں انسانی زندگی کا پیچھا کرتی ہیں۔ انسان کی زندگی کی راہ پر ہزارہا اقسام کی ہولناک اور تباہ کن گمراہیاں آملتی ہیں جہاں زندگی کی راہ کا مسافر انسان دانستہ یا نادانستہ ان میں مبتلا ہو کر ہلاک و تباہ ہونے کے خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ حواس خمسہ اس کی رہبری کرنے سے رہ جاتے ہیں عقل و فکر بیکار ہو جاتی ہے۔ حیرت ہے کہ مذاہب کی کثیر کتب میں انسان کی زندگی کی ان تمام حالتوں سے کوئی رشتہ ہی نہیں ہے۔ وہ انسانی زندگی کے طرز عمل میں کسی انسان کی قابل پراز رہنمائی نہیں کرتیں۔ وہ انسان پر مختلف عقائد و فرائض کے بوجھ لادنے والی ہیں پر اس کی زندگی کے سفر میں اور زندگی کی مشکلات اور سہولتوں میں مطلق اعانت نہیں کرتی ہیں

مگر بائبل مقدس دیگر کتب مذہبی جیسی کتاب نہیں ہے جو غریب انسانوں پر عقائد و فرائض کے اور انسان کے ہر ایک فعل کی سزا و جزا کے بوجھ لاد کر اس سے ایسی کنارے ہو جائے کہ گویا اسے انسان کی زندگی سے اور اس کے طرز عمل سے اور اس کی رنج و راحت اور تعلیم و تربیت سے کوئی سروکار ہی نہیں ہے۔ بلکہ مذہبی کتابوں میں صرف بائبل مقدس ہی ایک کتاب ہے جسے انسان کی زندگی کی ہر ایک حالت میں اس کا رہبر اور رہنما ہونے کا دعوٰے ہے۔ مثال کے طور پر ہم ڈاکٹر آر بین صاحب کے نوٹ کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جس سے ہمارا مقصد و مدعا بخوبی روشن ہو جائیگا۔ ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ

اگر تم سخت رنج و غم میں مبتلا ہو تو یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کو پڑھو۔

اگر کسی گناہ کا بوجھ ستاتا ہو تو زبور ۵۱ کو پڑھو۔

جب تم فکر مند ہو تو متی ۶: ۱۹-۳۴ کو پڑھو۔

جب تم کسی آفت و وبا کے خوف میں ہو تو زبور ۹۱ کو پڑھا کرو۔

جب تم پست ہمت ہو جاؤ تو زبور ۲۳ کی تلاوت کیا کرو

جب تم پر خارجی دباؤ پڑے تو زبور ۴۳ پڑھا کرو۔

جب تم سخت خوف میں مبتلا ہو جاؤ تو زبور ۲۳ پڑھا کرو

جب تم گھر چھوڑ کر سفر میں جاؤ تو زبور ۱۲۱ پڑھا کرو۔

جب تم اپنی برکات کو فراموش کر بیٹھو تو زبور ۱۰۳ پڑھا کرو

جب تمہیں ایمان کی تقویت درکار ہو تو عبرانی ۱۱ باب کو پڑھا کرو۔

جب تنہا اور کسی کی دشمنی میں گرفتار ہوتا نظر آئے تو اقرنت ۱۳ باب کو پڑھا کرو۔

جب امن و سلامتی کی تمنا ہو تو متی ۱۱: ۲۵-۳۰ تک پڑھا کرو

جب تم مذہب کی اصلیت سمجھنا چاہو تو یوحنا کی انجیل کے ۱: ۱۹-۲۷ تک پڑھو۔

اگر تم سچے عیسائی کو جاننا چاہو تو متی کی انجیل کے ۵ ویں باب کو پڑھو۔ ڈاکٹر آر۔ بین۔

مندرجہ صدر امثال محض اس بات کا نمونہ ہیں کہ بائبل میں انسانی زندگی کے لئے۔ اس کی ہر ایک حالت کے لئے۔ اس کی زندگی کی اصلاح کے لئے اس قدر قیمتی اور غیر فانی اسباب موجود ہیں کہ جن کا کروڑواں حصہ دنیا کی تمام مذاہب کی کتابوں میں نہیں مل سکتا ہے۔ اسی وجہ سے بائبل کی بابت یہ بات یقین کی جاتی ہے۔ کہ صرف بائبل ہی انسانی زندگی کا حقیقی و اصلی رہبر ہے انسانی زندگی کے تمام سفر میں اور اس کی تمام حالتوں میں بائبل کے سوا کوئی کتاب نہیں جو انسانی ضرورت کو پورا کرے۔

ایک سائنس دان نے پیشنگوئی کی ہے کہ آئندہ ایک ہزار سال تک کسی مرد و زن کے سر پر بال نہ رہینگے۔ (عام)

یسوع مسیح کی دوسری آمد اور ختم نبوت

انجیل پڑھنے والے اصحاب سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ سلسلہ نبوت یسوع مسیح پر ان معانی میں ختم ہوچکا ہے کہ یسوع مسیح اور اسکی انجیل کی اطاعت سے باہر کسی سچے نبی رسول کا آنا ممکن نہیں۔ اگیا ہر سچے اور صادق نبی رسول کا آنا یسوع مسیح اور اس کی انجیل کی فرمانبرداری میں تسلیم کیا گیا جنکی نبوتیں اور رسالتیں یسوع مسیح .... کے تابع قرار پائی ہیں۔ یسوع مسیح کے بعد اُس کے تمام شاگرد مسیحی نبوت و رسالت کے فیض سے آج تک فیضیاب ہوتے آئے ہیں جنکی نبوت و رسالت ہمیشہ یسوع مسیح کے تابع رہی ہے۔ غیر مسیحی نبیوں اور رسولوں وغیرہ کی بابت انجیل نے صاف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئینگے اور کہینگے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کرینگے۔

متی ۲۴: ۵۔

کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائینگے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدہ کو بھی گمراہ کرلیں ...... کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندہ کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا بھی ہوگا۔ متی ۲۴: ۲۴-۲۸-

لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے اعمال ۱: ۸۔ اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اعمال ۲: ۴۔

جو انجیل خواں اصحاب مقامات مافوق پر غور کرسکتے ہیں ان پر سب سے پہلے یہ حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے سلسلہ کا تمام ودو پورا کرنے والا انجیل یسوع مسیح ہے۔ دوسری بات جو ان مقامات سے ظاہر ہے وہ یہ کہ یسوع مسیح نے اپنی پہلی آمد کے اختتام کے بعد دوسری آمد میں آنے کا ضرور وعدہ فرمایا ہے۔ مقامات منقولہ بالا میں تیسری حقیقت یہ بھی ظاہر کی گئی ہے کہ یسوع مسیح نے نبوت اور رسالت حقہ کا اپنے وفادار شاگردوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ ان کو روح القدس کے انعام کے حصول کی امید دی ہے جو آپ کے بعد آپ کے رسولوں کو حاصل ہوئی وہ اور اُن کے بعد اُن کے شاگرد اس وقت سے زمانہ حال تک تمام دنیا میں اپنے اُستاد کی سچائی اور صداقت کی گواہی دیتے رہے اور تا ہنوز دے رہے ہیں۔ مقامات منقولہ بالا سے تیسری بڑی اور عظیم حقیقت یہ بھی ظاہر ہے کہ یسوع مسیح نے جھوٹے نبیوں کے آنے کی بلکہ مسیح الدجالوں کے آنے کی صفائی سے خبر دی ہے۔ اُن کے دجل و فریب کو بھی آپ نے ظاہر فرمادیا ہے۔ اُن کا شمار و مقام و زمانہ معین کرنا ضروری نہ تھا۔ ان کذابوں کی آمد کی خبروں میں یسوع مسیح نے اس بات کو ظاہر فرمایا کہ غیر مسیحی اقوام میں جھوٹے نبیوں کے اور مسیح الدجال کے فتنے پیدا ہونگے۔ اس نے اپنے شاگردوں کو اُن سے خبردار رہنے کا حکم دیا۔

اب غور طلب یہ امر ہے کہ احمدی اصحاب جو بائبل مقدس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کے مسیح موعود ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے یہ تو ظاہر کریں کہ بائبل مقدس کی بابت وہ کیا اعتقاد رکھتے ہیں کیا اُن کے نزدیک بائبل قابل اعتبار اور قابل سند کتاب ہے یا نہیں؟ اگر بائبل اُن کے نزدیک مستند کتاب نہیں تو انہیں یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ بائبل کے حوالوں سے مرزا صاحب کے دعاوی کو ثابت کرنے کی بے سود کوشش فرمائیں کیا اسی بائبل میں وہ آیات مسطور نہیں ہیں جو اوپر نقل ہو چکی ہیں؟

کیا یہ سچ ہے کہ ذیل کے فقرات مرزا صاحب کے الہامات کا جزو ہیں؟

(۱) ربنا عاج (ہمارا رب عاجی ہے) عاجی کے معنے ابتک معلوم نہیں ہوئے (البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۳)

(۲) ہوشعنا نعسا (یہ الہام شاید الہامی ہے جس کے معنے نہیں کُھلے) (البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۴)

(۳) وہ قیدیوں کو رہا کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے بھی مرزا صاحب نہیں سمجھے) (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵)

(۴) ۴ ستمبر ۱۸۹۵ء غثم غثم غثم اسکی تفہیم نہیں ہوئی کہ گیارہ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا ہے۔ (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۶)

(۵) پیٹ پھٹ گیا۔ (دن کے وقت کا الہام ہے۔ معلوم نہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے اور کس کے متعلق ہے (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۹)

(۶) کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۱)

(۷) بہتر ہوگا اور شادی کرلیں (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۲)

(۸) دو چار ماہ (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱) منقول از اہلحدیث مطبوعہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء۔

اگر یہ فقرات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامات کا جزو ہوں تو کوئی احمدی دوست ان کے معانی و مطالب بیان فرمائیگا؟ تاکہ ان فقرات کا مطلب قریب الفہم ہو جائے؟

ایک مستفسر

مہاراجہ دھار (ناگپور) کی علالت نازک صورت اختیار کرگئی ہے سخت تشویش پھیلی ہوئی ہے۔

انگلستان کو لندن سے تار ملا ہے کہ بیگم بھوپال ۲۱ کو ہندوستان واپس روانہ ہو جائینگی۔



رسالۂ انسان کامل
اور
پیغام صلح لاہور

گذشتہ سے پیوستہ

نفس کی ظلمانی خواہشیں | حضرت مرزا صاحب نے جہاں کھانے پینے، سونے اور بیوی کے حقوق ادا کرنے اور بچوں کی طرف التفات کرنے کو نفس کی ظلمانی خواہشوں کی طرف منسوب کیا ہے وہاں اس کا ایک مضحکہ انگیز سبب اور ایک خفت آمیز تاویل بھی لکھتے ہیں کہ "تاکہ روحانی تعب ومشقت سے کسی قدر آرام پاکر اور "نہایت درجہ کی کوفت خاطر اور گدازش اور ہم وغم کے غلبہ کے وقت کسی قدر حظوظ نفسانیہ سے متمتع حاصل کر لیتے ہیں"۔ نزول مسیح آسمانی کے راگ الاپنے کا سبب شائد یہی تھا کہ جب کبھی "مجاہدات شاقہ" کی وجہ سے آپ کا دل خدا کے ذکر و فکر سے اُکتا جاتا تھا تو اُس پری پیکر اور زُہرہ تمثال کے فرحت آمیز تصور سے دل ناشاد کو شاد فرمایا کرتے تھے اور "انقطاع اور تبتل" کی "تعب ومشقت" سے آرام حاصل کرنے کی نیت سے نفس کی ظلمانی خواہشوں کے زیر سایہ پناہ لیا کرتے تھے۔ فاضل ایڈیٹر صاحب کیا اب بھی آپ یہی کہتے جائینگے کہ بیاہ کرنا اور بال بچوں کا پالنا انسان کے لئے صفت کمال ہے اب اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں رہی کہ حضرت مسیح نے کیوں بیاہ نہ کیا اور بال بچے پیدا نہیں کئے۔ کیونکہ آپ سراپا نور تھے اور نفس کی ظلمانی خواہشوں سے سراسر بری۔ نہ تو آپ مجاہدات شاقہ سے تنگ آجاتے تھے اور نہ عبادت الٰہی سے اُکتا جاتے تھے۔ اس لئے آپ کو بیاہ کرنے کی ضرورت لاحق نہیں ہوئی۔ اب خدا لگتی کہنا کہ آپ کے "استاد ازل کے قول کی رو سے کون کامل کہلائے جانے کا مستحق ہے "شادی شدہ" یا "مجرد"؟

ناظرین! آپ نے فضیلت مآب ایڈیٹر صاحب کی فلسفہ دانی کا منتہا تو ملاحظہ فرمایا۔ اب تھوڑی دیر کے لئے آپ آبحیات کی عبارت بھی مطالعہ فرمائیں۔ ہم نے رسالہ انسان کامل یا مظہر خدا میں انسان کامل پر بحث کرتے ہوئے یہ بتلا دیا کہ انسان کامل میں تین نشاؤں کا ہونا لابدی ہے یعنے (۱) نشاۃ روحانیہ۔ (۲) نشاۃ عنصریہ (۳) نشاۃ مراتبیہ اور ہم نے انجیل مقدس کے حوالجات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ سہ نشائیں ہمارے منجی میں انسب واکمل طور پر موجود ہیں منجملہ ایک حوالہ یہ تھا کہ "میں اور باپ ایک ہیں"۔ آپ اس حوالہ کے متعلق یوں درفشانی فرماتے ہیں کہ "میں نے ساری عبارت (انجیل سے) اس لئے نقل کر دی ہے تاکہ حضرت مسیح کا اصل مفہوم سمجھ میں آجائے یہودی اُسے دعوے خدائی کے سنگسار کرنا چاہتے ہیں اور وہی الزام اُس پر دیتے ہیں جو اس وقت عیسائی صاحبان حضرت مسیح پر دے رہے ہیں یعنے دعویٰ خدائی کا۔ لیکن حضرت مسیح اُنہیں زبور ۸۲: ۶ میں سے تو کہا کہ تم الٰہ ہو اور تم سب حق تعالےٰ کے فرزند ہو کا حوالہ دیکر ملزم کرتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح کا یہ حوالہ دینا درست تھا تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت مسیح کے الفاظ (میں اور باپ ایک ہیں) کا مطلب دعوئی خدائی نہ تھا۔ کیونکہ اُنہوں نے یہودیوں کو اُن کی کتاب کے حوالہ سے ملزم کرنا چاہا اور اگر ان الفاظ سے دعوے خدائی ثابت ہوتا ہے تو حضرت مسیح نے جھوٹا حوالہ دیا۔ ان الفاظ سے دعوئی خدائی نکالنے میں عیسائی صاحبان یہودیوں کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ حضرت مسیح کی حقیقی تعلیم پر۔ پیغام صلح

اتنا تو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ **نقالی** میں چشم بدور آپ کو کمال حاصل ہے۔ فقط سمجھنے کی کسر باقی ہے۔ اگر آپ اسی طرح شغل کو جاری رکھینگے تو انشاء اللہ تعالےٰ وہ بھی آجائیگا۔ اب سُنئے خداوند کے اس قول کا مفہوم کہ میں اور باپ ایک ہیں۔ وہی تھا جسکو یہودیوں نے سمجھ لیا تھا۔ خداوند کا زبور کا حوالہ دینا **الوہیت** سے بریت کے لئے نہیں بلکہ کفر سے بریت کے لئے تھا۔ یعنے خداوند نے یہودیوں کو اس بات کا ملزم گردانا کہ وہ لوگ جو حقیقت میں خدا نہ تھے اور مجازاً خدا کہلائے ان کو تم کافر نہیں کہتے ہو۔ لیکن میں جو حقیقی طور پر مظہر خدا ہوں خدا کہنے پر مجھے کافر کہتے ہو۔ اب سوچو کہ کافر کون ہے مظہر خدا جو اپنے کو خدا کہتا ہے یا تم جو خدا کو خدا نہیں کہتے؟ اس لئے خداوند نے پھر اُسی مفہوم کا پُرزور الفاظ میں اعادہ فرمایا کہ "میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے"۔

خدائی جلوہ | رسالہ انسان کامل کے حوالہ دوم کے متعلق کہ "جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا" آپ فرماتے ہیں کہ اس حوالہ کا شروع ہی بتاتا ہے کہ حضرت مسیح نے تُوما سے کہا کہ جب تم خدا پر ایمان رکھتے ہو تو مجھ پر بھی جو اُس کا فرستادہ ہوں ایمان رکھو۔ جب ایک کم فہم مرید نے یہودیوں کی طرح خدا دکھانے کا مطالبہ کیا تو اُسے کہنا پڑا کہ خدا کو کسی انسان کو نظر نہیں آسکتا۔ ہاں خدا کے فرستادوں میں خدائی جلوہ ہوتا ہے اور انہیں کو پہچان کر انسان خدا کو پہچان سکتا ہے"۔

فضیلت مآب! میں نے کبھی تو اس آیت سے مسیح کی الوہیت پر استدلال نہیں کیا ہے۔ اگرچہ الوہیت بھی اس سے ثابت ہوتی ہے۔ میں نے تو اس آیت کو صرف خداوند کے نشاۃ مراتبیہ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ جسکو آپ نے کم فہمی کی وجہ سے الوہیت کی دلیل سمجھا ہے۔ ہم آپ کو مجبور سمجھتے ہیں کیونکہ رسالہ انسان کامل کا سمجھنا آپ کے لئے آسان نہیں ہے۔ جس قدر وہ مختصر ہے اسی قدر ادق ہے۔ آپ کے ٹھوکر پر ٹھوکر

کھانے کا سبب یہی ہے کہ یہ رسالہ جناب کی بحث سے باہر ہے۔ انسان کامل کی پوری عبارت یہ ہے (۳) نشاۃ مرآتیہ۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا (یوحنا ۱۴: ۹) یعنے سیدنا المسیح خدا کا آئینہ اور مظہر ہیں۔ جس طرح کہ آئینہ میں کسی کی صورت ظاہر ہوتی ہے اسی طرح مسیح میں خدا ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح کہ مثال ذی مثال کا مظہر و موجب وضوح ہوتی ہے بعینہ مظہر ذی مظہر کے کمالات و صفات کا آئینہ اور موجب وضوح ہوتا ہے۔ جس کے دیکھنے سے خدا مع اپنی صفات جمالی و جلال و تمام محاسن کے دکھائی دیتا ہے۔ جبکی تجلی اور دیدار سے تمام شکوک و شبہات کے خس و خاشاک بھسم ہو کر انسان حق الیقین کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے (انسان کامل صفحہ [illegible])

مرزائی ہمارے حق میں انسان کامل میں نشاۃ مرآتیہ کا ہونا ایک ایسا مسلم امر ہے کہ جسکو آپ کے **استاد ازل** نے بھی بدیں الفاظ تسلیم کر لیا ہے کہ اور ترقیات کا اعلیٰ درجہ وہ ہے کہ سالک اس قدر خدا اور اس کے ارادوں اور خواہشوں سے اتحاد اور محبت اور یک جہتی پیدا کرے کہ اس کا تمام اپنا یین واتز جاتا رہے اور **ذات و صفات** الہٰیہ شائبہ ظلمت اور بلا توہم حالیت و محلیت اس کے وجود آئینہ صفت میں منعکس ہو جائیں اور فنائے اتم کے آئینہ کے ذریعہ سے جس نے سالک میں اور اسکی نفسانی خواہشوں میں غایت درجہ کا بعد ڈال دیا ہے۔ انعکاس ربانی ذات و صفات کا نہایت صفائی سے دکھائی دے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۴۵ - ۵۴۶ بقیہ حاشیہ نمبر ۱)

مرزا کا اقرار و مرزائیوں کا انکار اب اس پر آپ کا کیا اعتراض ہے۔ جبکہ آپ کے استاد ازل نے بھی اسکو مان لیا ہے۔ اگر آپ کے یہاں کوئی اس قسم کا ذی نشاۃ ہے تو اس کو پیش کیوں نہیں کرتے؟ **آپ سے تو ہمارا یہی مطالبہ ہے۔**

قرآن شریف کی ان دو آیتوں پر جنکو آپ نے نقل کیا ہے وہیں بحث کی جائیگی جہاں آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

سلطان

پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کالونی گوالیار

ہم ذیل میں فخر قوم مسٹر جے دانیل صاحب کی مزید کوشش کا ذکر غرض ناظرین کرتے ہیں۔ آپ سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ از راہ مہربانی گوالیار کی زمین کے قواعد و شرائط کا اردو ترجمہ کر کے برای اشاعت نور افشاں روانہ فرمائیں۔ ہماری دعا ہے کہ آپ اور پنجاب کرسچن کانفرنس زمین حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ ہم جملہ مسیحیوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ کانفرنس کے اس نئے طرز عمل سے اتفاق کریں۔ ایڈیٹر

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں۔ میں مشکور ہوں کہ جناب نے میری سکیم بابت زمین گوالیار کو اپنے اخبار میں مشتہر فرمایا۔ مہربانی فرما کر ذیل کی چند تبدیلیاں اخبار کی اگلی اشاعت میں درج فرمائیں۔

(۱) اس کا نام پنجاب کرسچن کانفرنس کالونی گوالیار رکھا جائے۔

(۲) چونکہ منسٹر صاحب اگریکلچر گوالیار کی رائے ہے کہ یک صد بیگہ کو زیر کاشت لانے کے لئے ایک ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس واسطے مالیت ایک حصہ کی دو صد پچاس روپے نہوں بلکہ یک ہزار روپیہ ہو جس میں سے دو صد پچاس روپے اس وقت ادا کئے جائیں۔ باقی جب ضرورت پڑے۔ مگر ایک مہینے میں یکصد روپے سے زائد فی حصہ طلب کیا جاوے۔ تعداد حصص کی یکصد ہی رہے۔ جب اس سے زمین ل جاوے تو تعداد حصص بھی بڑھائی جائیگی۔ مزارعان سے یک صد روپیہ فی ہل پیشگی لیا جاوے۔ بجائے پچاس روپے کے۔ یہ تمام پنجاب انڈین کانفرنس کے نام پنجاب انڈین کرسچن سنٹرل کوآپریٹو بنک لاہور میں جمع کرائی جائیں چونکہ پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس و پنجاب انڈین کرسچن سنٹرل کوآپریٹو بنک دونوں رجسٹرڈ ہیں اور ان کے حساب کتاب سالانہ گورنمنٹ کی طرف سے پڑتال کئے جاتے ہیں۔ اس واسطے ہر ایک روپیہ دینے والے کا روپیہ اس طرح پر جمع کرانے سے بالکل محفوظ ہوگا اور پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس اپنی نسل کر کے پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کالونی گوالیار کو روپیہ دیگی تاکہ کالونی کا انتظام چلایا جاوے۔

پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کی ایگزیکٹیو کمیٹی کا جلسہ یکم مئی ۱۹۲۶ء کے چار بجے شام کو مسٹر کندن لال رلا رام صاحب کے مکان پر ہوا جس میں فیصلہ ہوا کہ پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کالونی گوالیار کے انتظام کے لئے پادری جیون مل گوجرانوالہ۔ پادری نواب دین صاحب مرالیوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ بندہ جے۔ ڈانیل گجرات پنجاب کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جس کا پریذیڈنٹ بندہ جے۔ ڈانیل ہووے۔ پادری جیون مل صاحب و پادری نواب دین صاحب مقرر ہوئے کہ خود جا کر اور زمین دیکھ کر رپورٹ کریں تاکہ کسی طرح کی غلطی کا احتمال نہ رہے۔ جو امیر و غریب مسیحیان پنجاب اپنی قوم کی بہتری کا احساس رکھتے ہیں۔ ان کو مناسب ہے کہ کم از کم ایک حصہ لیکر اس نیک کام میں مدد دیں اور اپنے اور اپنی اولاد کے لئے ایک مستقل جائیداد بنالیں کیونکہ ملازمتوں کا دائرہ تنگ ہوتا جاتا ہے بلکہ تنگ ہو گیا ہے۔ جلدی کرنے کی اسلئے ضرورت ہے



مشن پرائمری دیہاتی مدارس کا دوسرا سالانہ جلسہ

آج مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء بروز جمعہ کو مشن پرائمری دیہاتی مدارس کا دوسرا سالانہ جلسہ بصدارت مشن انسپکٹر موضع ڈیری والا میں منعقد ہوا۔ مشن کے دیہاتی مدارس کے تمام مدرسین اور ارد گرد کے دیہات کے نمبردار۔ ذیلدار۔ پٹواری۔ ساہوکار اور رؤسا اور امرا فراہم ہوئے۔

مکان مدرسہ اور احاطہ تمام سجا ہُوا تھا۔ دیوار وں پر تصویریں اور نقشہ جات اور دیگر عجیب بہار دکھا رہے تھے۔ میز پر گلدستوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اگر ان کو گلزار ارم دیکھ پاتا تو مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتا۔ احاطے کے چاروں طرف اور اوپر جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ جو ہوا کے چلنے سے لہرا رہی تھیں گویا کہ جلسے کی رونق کو دوبالا کر رہی تھیں۔ شامیانہ وغیرہ نہ تھا لیکن آسمان پر چپلا چپلا ابر چھایا ہوا تھا جو کہ سورج کی تیز دست شعاعوں کو روکے ہوئے تھا۔ کہیں کہ آسمان بھی اُس وقت ہمارا مددگار تھا۔

روئیداد جلسہ۔ مشن انسپکٹر ایم کیلیب کی دُعا سے جلسہ شروع ہُوا۔ پروگرام حسب ذیل تھا۔

(۱) سکول ہذا کی تین لڑکیوں نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ یعقوب یوسف اور نابینائی کا ڈرامہ کر کے حاضرین کو خوش کیا۔

(۲) دو لڑکیوں نے زبانی اخلاقی نظمیں سامعین کے گوش گذار کیں۔

(۳) دو لڑکوں نے زبانی نظمیں حاضرین کو بہت اچھی طرح سے سنائیں۔

(۴) موضع امین پور کے چار طلبا نے جلسہ کی تعریف میں نظم گا کر حاضرین کو خوش کیا۔

(۵) مدرس مدرسہ امین پور نے مشن کے کام اور مشن انسپکٹر کے کام کی تعریف خوش لہجہ اور خوش آواز سے گا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

(۶) سید حامد علی شاہ مدرس مدرسہ شیخوں نے علم پر مضمون سُنایا۔

(۷) منشی ولایت خاں صاحب مدرس مدرسہ اوگرو کلیرہ نے۔ بے علم نتواں خدا را شناخت پنجابی میں بہت ہی اچھی طرح سے ادا کیا۔

(۸) لالہ شوسرن نائب مدرس مدرسہ دھاریوال کھچیاں نے تعلیم النسواں کے بارے میں مضمون پڑھا اور ثابت کر دکھایا کہ عورتوں کا تعلیم پانا بہت ضروری ہے۔

(۹) لالہ لال چند صاحب مدرس مدرسہ موضع ظفروال نے فضائل علم پر مضمون پڑھ کر سُنایا۔

(۱۰) منشی غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ چند ربھان نے مشن اور مشن انسپکٹر صاحب کی تعریف میں پنجابی نظم سُنائی۔

(۱۱) ماسٹر فخرالدین صاحب مدرس مدرسہ تلونڈی سے خدا کی تعریف میں ایک نظم خوش آواز اور خوش لہجے سے گا کر سنائی جس سے تمام سامعین مسرور ہوئے۔

(۱۲) سب کے بعد خاکسار کو بھی۔ اُستاد ہی ایک ایسی ہستی ہے جو دنیا میں سب سے بڑھ کر ہے۔ پر کہنے کا موقع ملا۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل مدرسین نے مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے۔

(۱) ماسٹر فرینکلن صاحب مدرس مدرسہ لکھووال نے تیسری جماعت کو اصول بادل پر درس دیا۔

(۲) ماسٹر برکت مسیح صاحب مدرس مدرسہ سادھو چک نے جماعت اول کو بہت اچھی طرح سے دو کے پہاڑے پر سبق دیا۔

(۳) ماسٹر وزیر چند مدرس مدرسہ قلعہ تیجو سنگھ نے دوسری جماعت کو اُردو پڑھنے پر سبق دیا۔

اس کے بعد طلبا میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور جلسہ برخاست ہُوا۔

خاکسار۔ برکت ہیرالال اول مدرس
مدرسہ دھاریوال کھچیاں۔

ضلع جالندھر کے کنوؤں میں پانی کی روز افزوں قلت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

کچھ عرصے سے دیکھا جا رہا ہے کہ ضلع جالندھر کے کنوؤں کا پانی کم ہو گیا ہے۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں بھی کئی دفعہ اس موضوع پر سوال کئے جا چکے ہیں ۸ نومبر ۱۹۲۳ء کو ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر نے حکم دیا کہ ڈرینج (نکاس آب) بورڈ اس تمام مسئلہ پر غور و خوض کرے کہ صوبے کے اندر زمین میں آب کی سطح کیوں دن بدن نیچے جا رہی ہے اور اس تحقیقات میں اضلاع جالندھر انبالہ اور ہوشیارپور کا خاص خیال رکھا جائے۔ مئی ۱۹۲۵ء میں مسٹر ولسٹن نے اپنی تحقیقات کے نتائج گورنمنٹ کے سامنے پیش کر دیئے اور بعد ازاں صاحب ممدوح کی رپورٹ بھی پنجاب کونسل کی میز پر رکھدی۔ کیا زیر زمین پانی کی سطح واقعی نیچے جا رہی ہے؟ اور اگر جا رہی ہے تو عارضی طور پر یا ہمیشہ کے لئے اس کے وجوہ کیا ہیں؟ یہ سوالات ہیں جن پر مسٹر ولسٹن نے ایک ماہر فن کی حیثیت سے روشنی ڈالی ہے اور اعداد و شمار سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ۱۸۴۳ء و ۱۸۹۰ء کے مابین سطح آب بالعموم یکساں تھی۔ ۱۸۹۰ء کے بعد نوشہرہ ہوشیارپور

اور جالندھر میں زیرزمین پانی کی سطح سوائے سیلابی علاقوں کے سرعت کے ساتھ لگاتار نیچے جانا شروع ہو گئی۔ بعض جگہ تو پانی کا اُتار اکیس فٹ تک چلا گیا۔ البتہ ضلع انبالہ میں حالت کوئی زیادہ خطرناک نہ تھی۔ مسٹر ولسٹن کا خیال ہے کہ جتنے کنوئیں زیادہ کھودے جائینگے اُسی نسبت سے زیرزمین پانی کی سطح اور نیچے اُترتی جائیگی اور بارش کا ہونا اس کسر کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔

کیا تعمیر چاہات کیلئے کوئی قانون ہونا چاہئے

مسٹر ولسٹن نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اس مشکل کا اصل حل یہ ہے کہ گورنمنٹ آئندہ کنوؤں کی تعمیر منظور نہ کرے۔ کنوؤں کا گہرا کھودنا زیرزمین پانی کی سطح کو اور بھی اُتار دیتا ہے۔ جو زمیندار خود اپنے خرچ پر یا سرکار سے تقاوی وغیرہ لیکر کوئی کنواں یا ٹیوب ویل لگاتا ہے وہ اپنے پڑوسی زمیندار کو نقصان پہنچاتا ہے اگر پبلک کے وسیع مفاد نے تقاضا کیا تو ممکن ہے کہ گورنمنٹ کے لئے تعمیر چاہات وغیرہ کے متعلق کسی قانون کا بنانا ضروری ہو جائے۔ یا آبپاشی کے لئے دوسرا طریق یہ سوچا جائے کہ دریائے بیاس سے کسی چھوٹی سی نہر کے ذریعہ پانی لیا جائے۔ مگر یہ اسی صورت میں ممکن ہے اگر پہلے کوہسار میں وادی بیاس میں پانی کو ذخیرہ کرنے کی سکیم کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے۔

حقوق رائے دہندگی کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض صورتوں میں وہ اشخاص جنکو خاص حلقہائے انتخاب میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر ان کے نام کسی عام حلقہ انتخاب کے انتخابی رول میں درج ہو چکے تو اس کے بعد وہ اس امر کے مستحق نہیں کہ خاص حلقہ انتخاب میں بھی اپنے آپ کو ووٹر یعنی انتخاب کنندہ درج کرائیں۔ اس کے متعلق قانون یا قاعدہ یہ ہے کہ کوئی شخص بھی عام انتخاب کے موقعہ پر ایک سے زائد عام حلقہ انتخاب میں ووٹ نہیں دے سکیگا۔ وہ شخص جو کسی خاص حلقہ انتخاب میں بحیثیت ووٹر درج ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ وہ اس امر کا مستحق ہے کہ اس خاص حلقہ کے علاوہ کسی عام حلقہ انتخاب میں بھی اپنا نام بحیثیت ووٹر درج کرا سکے مثال کے طور پر یہ سمجھ لیں کہ ایک لینڈ ہولڈر زمیندار (ا) پانچ سو روپیہ زمین کا مالیہ ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی سات سال سے زائد عرصہ کا گریجویٹ بھی ہے وہ اپنا نام درج رجسٹر کرا سکتا ہے اور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ کسی عام حلقہ نیابت میں ووٹ دے سکے اور نیز لینڈ ہولڈرز اور یونیورسٹی کے خاص حلقوں میں بھی ووٹ دے سکے۔

پبلک اور پولیس

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

چند دن ہوئے ضلع اٹک تھانہ حضرو کے جلالیہ نامی گاؤں میں ایک نوجوان زمیندار نے دن دہاڑے اپنے چچا کو بڑی بے رحمی سے قتل کر ڈالا اور خود پاس کی پہاڑیوں کی طرف پناہ کی غرض سے بھاگ نکلا لیکن مستعدی کے ساتھ اُس کا تعاقب کیا گیا اور اٹک ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک ممبر خان سعد اللہ خاں نے اپنے ملازمین کی مدد سے اُسے پکڑ لیا۔ خان صاحب موصوف اس وقت جب انہیں اس غرض کیلئے بلایا گیا ادائے نماز میں مصروف تھے۔ قاتل کے قبضہ میں جو ہتھیار تھا وہ چھین لیا گیا۔ یہ تیسرا مفرور قاتل ہے۔ جسے ضلع مذکور کے لوکل آدمیوں نے پیشتر اس کے کہ پولیس امداد کے لئے پہنچتی اس سال کے دوران میں پکڑا ہے اس سلسلہ میں لوگوں کو یاد ہوگا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا اسی ضلع کے ملک یارن خاں کو گورنمنٹ نے مفرورین کے جانبازانہ تعاقب کے صلہ میں پانچسو روپیہ سالانہ کی جاگیر عطا کئے جانے کا اعلان کیا تھا۔ گورنمنٹ اپنی فیاضی کا پھل لے رہی ہے۔

اطلاع
سکھ گوردوارہ ایکٹ کے ماتحت انتخابات کی تاریخیں

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ان ریٹرننگ افسروں نے جو سکھ گوردوارہ ایکٹ مصدرہ ۱۹۲۵ء کے ماتحت منعقد ہونے والے انتخابات کے متعلق مقرر کئے گئے ہیں۔ یکم مئی ۱۹۲۶ء کو بذریعہ اشتہارات مندرجہ ذیل تاریخیں مندرجہ ذیل امور کے متعلق مقرر کی ہیں۔

۸ مئی ۱۹۲۶ء ... سکھ گوردواروں کے بورڈ اور مشتہرہ سکھ گوردواروں کی کمیٹیوں کے انتخابات کے متعلق امیدواروں کی نامزدگی۔

۲۵ مئی ... نامزدگیوں کی پڑتال

۲۶ مئی ... نامزدگیوں کو واپس لینے کی تاریخ۔

۲۷ مئی ... منظور شدہ نامزدگیوں کی فہرستوں کو چسپاں کرنا۔

بورڈ کے انتخابات کے لئے ریٹرننگ افسر ضلعوں کے ڈپٹی کمشنر ہونگے اور اگر حلقہ نیابت ایک سے زیادہ ضلع پر محیط ہوگا۔ تو اس صورت میں ریٹرننگ افسر اس ڈویژن کا کمشنر ہوگا جس میں متعلقہ اضلاع واقع ہیں سوائے اس کے کہ جو حلقہ ہائے نیابت اضلاع شملہ اور انبالہ پر مشتمل ہیں ان کا ریٹرننگ افسر ڈپٹی کمشنر انبالہ ہے۔

فصل خریف ۱۹۲۵ء کے دوران میں خرابہ کی ادائیگی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)



مورخہ ۴ مارچ ۱۹۲۶ء کو سید محمد حسین صاحب ایم ایل سی نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں یہ بیان کیا تھا کہ اپر ستلج کی سیلابی نہروں کے رقبہ میں فصل خریف بابت ۱۹۲۵ء کے دوران میں محکمہ انہار کے حکام نے لوگوں کو کوئی خرابہ نہیں دیا۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۲۵ء کی فصل خریف کے دوران میں رقبہ مذکور میں ۱۰۹۷۴۰ روپیہ فصل کے خراب ہونے پر بطور معافی دیا گیا۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

نہر	رقم معافی بحساب ایکڑ	رقم معافی
ستھورا	۱۸۴۶	۵۵۰۸
خانواہ	۶۹۴۸	۲۰۲۲۴
اپر سوہاگ	۷۲۸۲	۱۸۹۲۲
لوئر سوہاگ / سوخانونکے	۴۸۳۷۱	۶۵۰۸۳
میزان روپیہ		۱۰۹۷۴۰

حضرت مسیح کے سچے خادم میں آپ کو خوش آمدید کہتی ہوں

مسٹر اینڈریوز کے نام شریمتی سروجنی دیوی کا تار

بمبئی ۳ مئی۔ مسز سروجنی نیڈو صدر انڈین نیشنل کانگریس نے مسٹر سی۔ ایف اینڈریوز کو مندرجہ ذیل خیر مقدم کا تار دیا ہے۔

"حضرت مسیح کے بہادر اور سچے خادم میں آپ کو خوش آمدید کہتی ہوں اور جنوبی افریقہ میں آپ کی محنت کے لئے آپ کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔

تباہ و فراموش سابرمتی۔۔ تشریف لایئے اور قوم کا شکریہ قبول کیجئے"۔

مسٹر اینڈریوز کو کئی پیغامات موصول ہوئے ہیں جن میں کئی سرکاری افسران کے تار بھی شامل ہیں

(بندے ماترم)

زرافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

خبریں

مدراس۔ ۳ مئی سنیچر کی شام کو مسٹر شاستری کو ان کے مداحوں نے سینیٹ ہاؤس میں دعوت دی اس موقعہ پر کئی تقریریں کی گئیں۔ جن میں ان کی ایثار نفسی کی زندگی کے لئے خراج تحسین ادا کیا گیا اور ۸۰۰ روپیہ کی قیمتی ایک سونے کی پلیٹ اُن کی نذر کی گئی۔ مسٹر شاستری نے جواب دیتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ (مسٹر شاستری) اس قیمت کے عوض میں جو انہیں کئی سال پہلے بطور پیشگی مل گئی ہے کافی خدمت سرانجام دے سکیں۔

(بندے ماترم)

لاہور۔ ۳ مئی ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب لیبر فیڈریشن نے ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کے پاس ایک ڈیپوٹیشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جو ہز ایکسیلنسی سے یہ التجا کریگا کہ مزدوروں کے لئے مڈیمن کمیٹی کی سفارش کے مطابق پنجاب کونسل میں خاص نشستیں مقرر کی جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گورنر کے پرائیویٹ سکرٹری کو ڈیپوٹیشن کے ملاقات کا وقت دینے کے لئے ایک چٹھی بھی لکھدی گئی ہے۔ ڈیپوٹیشن دیوان چمن لال سوراجی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی مسٹر جیون لال کپور بیرسٹر صدر پنجاب پوسٹمین یونین مسٹر مارو وغیرہ اصحاب پر مشتمل ہوگا۔

(ر)

احمد آباد ۴ مئی ۱½ بجے بعد دوپہر عام طور پر مشہور ہے کہ پنڈت مالوی جی باقاعدہ طور پر مسٹر سی جراجی تعاون سینہ پارٹی میں شریک ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس پارٹی کو پنجاب بنگال اور صوبہ جات متحدہ میں آرگنائز کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے

(ر)

لنڈن ۳ مئی۔ جو آدمی اس وقت ہڑتال پر ہیں اُن کی تعداد دس لاکھ ہے۔ اگر عام سٹرائک ہوگئی تو پندرہ لاکھ آدمی ان میں اور شریک ہو جائینگے۔

(ر)

لنڈن ۴ مئی۔ رات کے ۱۲ بجے اِر بعد اسی۔ چھاپے خانوں۔ عمارتوں اور دیگر بہت سی صنعتوں کے متعلق کام کرنے والے مزدوروں کی عام ہڑتال نہایت منظم طور پر ہوگئی۔ جن لوگوں کو ۱۲ بجے سے پہلے کام پر جانا تھا۔ اُنہوں نے اپنا کام ختم کیا۔ اس طرح رات کو سب گاڑیاں اُن کے اڈوں پر پہنچا دی گئیں لیکن لوگ نصف شب کے بعد سوار نہیں ہوئے

(ر)

لنڈن ۴ مئی۔ اس ہڑتال کے باعث شاک ایکسچینج بند نہ ہوگا۔

(ر)

لنڈن ۴ مئی - ایک اخبار کے سوا باقی تمام شام کو شائع ہونے والے اخبارات بند ہوگئے۔ یعنی انگلستان بھر میں کہیں کوئی اخبار شائع نہ ہوگا۔ فلیٹ سٹریٹ جو بازار اکثر اخبارات کے دفاتر واقع ہیں اچھا شام کے وقت خوب بھیڑ بھاڑ اور چہل پہل رہتی ہے بالکل سنسان سی دکھائی دیتی ہے اور وہاں سینکڑوں خالی موٹروں اور گاڑیوں کے سوا کچھ نہیں نظر آتا۔

(ر)

لنڈن ۲ مئی وزارت ہوائی جہاز تجویز کر رہی ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو ڈاک تمام ملک میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ پہنچائی جائے۔

(ر)

برلن ۲ مئی۔ جرمنی اس ہڑتال کمال دلچسپی سے دیکھ رہا ہے۔ سوشلسٹ اور کمیونسٹ لیڈر جرمن کانکنوں کو انگریز کانکنوں کی طرح مدد

کرنے کے لئے ترغیب دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ادھر سے برطانیہ کو کوئبلہ نہیں جانے دینگے۔

(//)

لاہور۔ ۴ مئی۔ یکم مئی کی شب کو میاں عبدالرحیم افسر آبکاری نے ایک مجسٹریٹ درجہ اول دا پنے عملہ کے ہمراہ ڈیوک ہوٹل پر چھاپہ مارا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ محمد اقبال مالک ہوٹل کوکین کی ناجائز فروخت کرتا تھا۔ حالانکہ پہلے بھی اس کے خلاف کوکین فروخت کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مگر خوش قسمتی سے وہ سشن جج کی عدالت میں بری ہو گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ملزم نے ایک نقلی خریدار کے پاس چوکہ ریڈنگ پارٹی کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ کوکین کی ۵ پڑیاں فروخت کیں۔ ہوٹل کی تلاشی لینے پر ایک ملازم عبدالغنی کی نشاندہی پر ۴۴ پیکٹ کوکین اور برآمد ہوئی جس برآمد شدہ کوکین کا وزن ۳۰۰ گرین بتایا جاتا ہے۔ ہر دو یعنی مالک اور ملازم ہوٹل کو اسی وقت گرفتار کر لیا گیا۔ اب ان پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

(//)

لاہور ٹھنڈی سڑک پر لارنس کا جو مغرور بت کھڑا تھا اُس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں ایک قلم تھی۔ اُس کے نیچے یہ حروف کندہ تھے۔ "کیا تم تلوار سے حکومت چاہتے ہو یا قلم سے"۔ عدم تعاون کے دنوں میں سٹی کانگرس کمیٹی لاہور نے ان توہین آمیز فقرات کے خلاف ستیہ آگرہ شروع کیا۔ اور کئی نوجوان محبان وطن کو جیل میں جانا پڑا تھا۔ کچھ عرصہ ہوا ایک من چلے بہادر کی غیرت جوش میں آئی اور اُس نے ایک رات ایک ہی ضرب سے قلم اور تلوار کے ٹکڑے کر دیئے۔ آخر نوکر شاہی کو بھی ہوش آگئی اور اب اس نے خاموشی سے "تم تلوار سے حکومت چاہتے ہو یا قلم سے"۔ ان توہین آمیز الفاظ کو مٹا کر اُن کی جگہ "ہم نے قلم اور تلوار سے آپ کی خدمت کی"۔ یہ الفاظ کندہ کر دیئے ہیں

(//)

کلکتہ ۳ مئی۔ زیر دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری اخبار خاسورمو اور امرت بازار پتریکہ کے ایڈیٹروں اور پرنٹروں کو بھی آج اُن کے چند مضامین متعلقہ فسادات کلکتہ کی بنا پر مقدمہ چلائے جانے کے نوٹس مل گئے ہیں۔ ان نوٹسوں کی جواب دہی آئندہ بدھوار کو کی جائیگی

(//)

کلکتہ ۲ مئی۔ سنیچر کی رات کو اخبارات۔ بسومتی۔ حنیف۔ دُرمکھ۔ بھارت متر اور سلطان کے دفاتر میں جو تلاشیاں ہوئی ہیں۔ ان کے سلسلہ میں ان اخبارات مذکور کے ایڈیٹروں اور پرنٹروں کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ لیکن بعد میں ان تمام اصحاب کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مقدمات کی سماعت ۵ مئی کو ہوگی۔

(//)

کلکتہ ۳۰ اپریل۔ مولانا محمد علی نے فسادات کلکتہ کے متعلق جو اظہار رائے کیا ہے اس پر حاشیہ آرائی کرتا ہوا مجھر سرونٹ لکھتا ہے کہ مسٹر محمد علی نے ہندوں پر جو الزامات لگائے ہیں وہ اُن کی شان کے شایاں نہیں اور اس سے اُن کی سمجھ۔ بوجھ۔ فراخدلی اور وسیع خیالات کے متعلق شہرت پر جو انہوں نے مشترکہ قومی مقصد کے لئے سالہا سال کی سخت محنتوں سے حاصل کی ہے سخت حرف آئے گا ۔

(//)

اشتہار کتب

ہری داسی باتصویر۔ ایک بنگال خاندان کی زندگی کا عبرتناک نقشہ جسے شراب نے تباہ کیا۔ صفحہ ۶۰۔ ۱/

انسان کامل۔ از پادری سلطان محمد خاں صاحب مسلمانوں کی کتابوں میں انسان کامل کی جو شرائط ہیں ان کے مطابق ثابت کیا ہے کہ صرف مسیح ہی انسان کامل یا مظہر خدا ہے۔ صفحہ ۱۶۔ ۹ پائی۔

دُعا کی حقیقت۔ از پادری پی۔ این۔ بنٹیل صاحب۔ دعا کے چند ضروری اصول و حقائق۔ عبادت شکرگذاری اقرار و درخواست کی دعائیں اور تخصیصی جماعتی سفارشی اور خلوتی دعائیں۔ یہ تازہ تصنیف ہے۔ صفحہ ۹۶۔ ۴/

طریق تندرستی کی پہلی کتاب گرم ممالک کے لئے وال بیماریوں۔ ملیریا۔ کالا آزار۔ ہیضہ۔ پانی۔ غذا۔ پوشاک و لباس۔ مکانات۔ گرد و غبار۔ سگرٹ۔ متعدی بیماریاں۔ تناسل جراثیم ادویہ اور صحت کی صفائی کا بیان۔ صفحہ ۱۸۴۔ ۱۱/

لکچر مظہر ذات خدا۔ از مولوی حسام الدین۔ اہل اسلام کے لئے لکھا گیا۔ صفحہ ۵۲۔ ۱۰/

حل الاشکال۔ مسلمانوں کے چند ایک اعتراضوں کے جوابات از پادری فانڈر صاحب مرحوم صفحہ ۲۲۲۔ ۴/

انجیل داؤد۔ از بشپ فرنچ صاحب۔ زبوروں میں مسیح کی نسبت پیشینگوئیوں کی مفصل کیفیت صفحہ ۳۵۔ ۴/

تحائف مرجان ہند۔ یعنی اے۔ ایل۔ او۔ ای کی کہانیاں۔ تین جواہر۔ قصہ بے ننگہ۔ چکمار روشنی کا افسانہ حاکم۔ دل سخاوت اور صلابت علی شہید۔ ۴/

تحفۂ مستورات ہند۔ اے۔ ایل۔ او۔ ای کی کہانیاں۔ بوٹی کی کہانی۔ بچوں کا بیاہ۔ امانت بخش قیمت ٹولی مٹی کی تمثیل۔ اختیاری راز اور چکدار پوشاک۔ ۴/

سکرٹیری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

ان کے اجلاس موتمر مذاہب کے حالات بھی ہمیں موصول ہو چکے ہیں۔ بشرط زندگی و فرصت انشاء اللہ ناظرین عظام کی خدمت میں پیش کئے جائینگے۔ رپورٹر خصوصی

نمان

بھرتپور میں عیسائیوں کیلئے زمین

زمین دوست پنجابی مسیحیوں کی توجہ کے لئے یہ تیسری آواز حصول زمین کی بابت پیدا ہوئی ہے جس کو ناظرین نورافشاں کے گوش گذار کرنا ضروری ہے جو اصحاب زمین کی کاشت کا شوق رکھتے ہیں۔ انہیں مسٹر جے۔ آر۔ رائے صاحب سے بھی خط و کتابت کرنا چاہئے۔ ایڈیٹر۔

اخبار ہذا میں جو مضمون بھرت پور میں عیسائیوں کے لئے ارزاں زمین حاصل کرنے کے نادر موقع کی نسبت شائع ہوا تھا۔ اس میں بعض باتیں سہواً بیان سے رہ گئی تھیں۔ اور بعض کی تشریح کا ضروری ہے۔

(۱) بھرت پور میں جو مربعہ جات ملتے ہیں۔ ان کا نذرانہ چار سو روپیہ فی پچاس بیگہ ہے۔ یا تو یکمشت ادا کرو یا قسطوں میں۔ بہر صورت ملکیت کا پٹہ آپ کو مل جائیگا کہ جس کی تکمیل کے وقت چہارم زر نقد ایک سو روپیہ ادا کرنا ضروری ہے۔ باقی تین سو روپیہ دو یا تین سالانہ قسطوں میں ادا ہو سکتا ہے۔ قسط کی رقم پٹہ کی تحریر کے وقت معین ہوگی۔ ایک مربعہ سے کم اراضی نہیں مل سکتی۔ البتہ ٹھیکہ پر بھی کچھ عرصہ کے لئے زمین مل سکتی ہے

(۲) اول دو تین سال تک کوئی مالگذاری نہیں ہوتی بعد ازاں چہارم۔ پھر نصف۔ پھر پوری حسب شرح بندوبست وصول کی جائیگی۔ پیداوار کا اوسط اتنا بھاری ہے کہ تین سو روپے ایک ہی سال کے اندر بآسانی تمام ادا ہو سکتے ہیں۔

(۳) بھرت پور کے علاقہ میں مزارع نہیں ملسکتے جیسا کہ باہر ہیں پائے جاتے ہیں۔ باہر سے کاشتکار لیجانے پڑینگے۔ البتہ آٹھ دس روپے ماہوار پر نوکر مل جاتے ہیں کہ جو صرف خالی تنخواہ ہی پر قناعت کرتے ہیں۔

(۴) جو عیسائی بھرت پور میں آبادکاری کے خواہاں ہیں۔ وہ باہمی صلاح اور اتفاق سے کام کریں۔ یعنی پانچ دس آدمی ملکر ایک گاؤں بڑا یا چھوٹا لیکر آبادی قائم کریں تاکہ سوشل مشکلات سے واسطہ نہ پڑے۔ وہاں کے لوگ غریب۔ بزدل اور کم ہمت ہیں۔ پرانے خیال کے ہونے کے باعث چھوت چھات کرتے ہیں۔ اگر ذی حیثیت اولوالعزم اور تعلیم یافتہ عیسائی اس معاملہ میں پیش قدمی کریں تو بہت اچھا ہوگا۔

(۵) خام کنواں پچیس روپے کی لاگت سے اور پختہ دو تین سو روپے کو تیار ہو سکتا ہے کہ جو آدھے مربعہ کی آبپاشی کے لئے کافی ہے۔ اگر دستی پمپ سے کہ جس پر سو روپیہ کے لگ بھگ خرچ ہوتا ہے کام لیا جائے تو دو مربعہ جات بآسانی سیراب ہو سکتے ہیں۔ انجن کی طاقت سے چلنے والا پمپ بآسانی پندرہ بیس مربعہ جات سیراب کر سکتا ہے۔ انجن اور پمپ بمبئی سے گیارہ سو روپے تک آجاتا ہے۔ اگر کئی آدمی ملکر ایک انجن اور پمپ لگالیں تو تھوڑے سے خرچ سے تمام کام بہت خوبی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

(۶) جو لوگ مربعہ جات لینے کے خواہاں ہیں وہ یا تو سیدھے بھرت پور جا کر ریونیو ممبر بہادر سے ملیں اور رقبہ دیکھکر پسند کریں۔ اسی وقت مربعہ کا پٹہ مکمل ہو سکتا ہے اور قبضہ بھی جلد ہی مل جاتا ہے۔ یا آپ ایسے موقع پر بھرت پور جائے کہ جب میں وہاں پر ہوں پھر بآسانی تمام معاملات طے ہو سکتے ہیں۔ آپ وقت اور تاریخ کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت کر لیجئے۔ میں مئی کے شروع میں اور پھر ۲۰ مئی کے بعد جاؤنگا۔

(۷) بیلوں کی اچھی جوڑی سوسوا سو روپیہ کو آجاتی ہے۔ راجپل سے جو شہر بھرت پور میں چالیس روپیہ کو ملجاتا ہے۔ دیسی ہل سے تگنا کام ہو سکتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ جتنے عیسائی بھرت پور میں زمین لینے کے خواہاں ہوں ایک ہی جگہ اراضی لیکر باہمی امداد کے طریقہ پر کام کریں تو کوئی دقت پیش نہیں آئیگی۔ رہنے کے لئے پھوس کا چھپر بن سکتا ہے۔ لکڑی بکثرت اور پتھر بہت ارزاں ملتا ہے کیونکہ بھرت پور میں اسکی کانیں ہیں

(۸) جنگلی جانوروں میں سوروں اور ہرنوں سے کھیتی کو کچھ نقصان پہنچتا ہے۔ مگر لائسنس لیکر آپ ان کا انسداد کر سکتے ہیں۔ بندر اور مور مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ مگر وہ جا کر شکارگاہوں کے باہر مارے جاسکتے ہیں

(۹) ریلوے اور سڑکوں کی بڑی سہولت ہے بھرت پور شہر جنکشن ہے کہ جہاں سے شرقاً غرباً آگرہ اور جے پور اور جنوباً شمالاً متھرا سے بمبئی کو اور بیانہ سے ایک اور لائن روپ باس اور فتح پور سیکری سے آگرہ کو جاتی ہے۔ بیانہ شہر بھرت پور سے ۲۸ میل جنوب کو بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے پر واقع ہے۔

(۱۰) بھرت پور کی آب وہوا عمدہ ہے۔ برسات میں ملیریا جیسے یوپی پنجاب اور دیگر صوبوں میں پھیلتا ہے وہاں پر بھی پیدا ہوتا ہے۔

(۱۱) ریاست بھرتپور کا رقبہ دو ہزار مربع میل کے قریب ہے اور سالانہ آمدنی تیس پینتیس لاکھ کے درمیان ہے۔ زمین نہایت زرخیز اور صاف مسطح میدان ہے ندیاں صرف برساتی ہیں۔ کہیں چھوٹے پہاڑ بھی ہیں۔ گھاس اور سرکنڈہ بہت ہی افراط سے ہوتا ہے۔ مکانات بنانے پر بہت خرچ نہیں ہوتا۔

راقم۔ جے۔ آر۔ رائے
جنرلسٹ زمیندار
ہرولی ہوشیارپور

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

کیمبلپور میں این ایس ریڈنگ روم

مجھے شہر کیمبلپور میں آئے ہوئے تقریباً دو سال پورے ہو چکے ہیں۔ شروع شروع میں میں نے آکر دیکھا کہ یہاں کوئی ریڈنگ روم ایسا نہیں جہاں انسان فراغت میں بذریعہ کتب بینی اپنا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچائے۔ پورا ایک سال ہوا ہے کہ میں نے مسٹر این سالومن سے جو محلہ جی بلاک شہر کیمبلپور میں مقیم ہیں اور میرے مکان کے بالکل متصل مکان میں رہائش پذیر ہیں باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ یہاں کوئی شغل نہیں۔ بلکہ میں بعض اوقات یہ بھی دیکھتا تھا کہ چونکہ صاحب ممدوح ایک نہایت ہی خوش خلق حلیم الطبع بندۂ خدا ہیں۔ آپ کی خدمت میں چند ایک شریف معزز آتے رہتے تھے۔ اور ان سے مذہبی معاملہ میں بات چیت کرتے رہتے تھے۔ مگر وہ مسٹر این سالومن کو اس بات پر مجبور کرتے تھے کہ یہاں ریڈنگ روم کھولیں مگر بے بضاعتی کے باعث خاموش رہتے تھے۔

واہ رے ہمت کہ طوعاً و کرھاً وعدہ کیا کہ میں خدا کی برکت سے ریڈنگ روم کھولونگا۔ سچ مچ بندۂ خدا نے اکتوبر ۱۹۲۵ء میں ریڈنگ روم کھول دکھایا۔ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے ۴۰ سال مسیح مصلوب کی انجیلی خدمت شملہ کسولی سرنال دہلی وغیرہ میں کی ہے۔

اب یہ ریڈنگ روم خاص ترقی پر ہے مسٹر آرٹو صاحب نے بھی اس ریڈنگ روم کے متعلق بہت کچھ امداد کتب اور میز بینچ وغیرہ سے دی ہے اور وہ قابل شکریہ ہیں۔ ہر وقت اخبارات و کتب دینی تازہ دیکھی جاتی ہیں جو اپنی گرہ سے منگوا رہے ہیں۔ خلقت کو مستفیض کر رہے ہیں اور یہاں ہر کوئی بلا تمیز مذہب و ملت (ہندو و مسلمان) جنکی تعداد تقریباً بیس ۲۴ تک دیکھتا ہوں باقاعدہ صبح و شام آتے ہیں۔

لیکن انکی اتنی ہمت مالی نہیں تھی جتنی کہ اس شخص نے خدا پر بھروسہ کرکے دکھائی اور انکے اندر میں وہ ہمدردی اور خاطر تواضع اور انکساری دیکھتا ہوں جو ایک بندۂ خدا میں کی حفاظت ہونی چاہیے۔

میں اب بخدمت اقدس جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں و دیگر ناظرین آشنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ضرور ایسے شخص کی امداد ہر طرح سے یعنی دعا کے ذریعے۔ کتب و اخبارات کے ذریعے کرنی چاہیے۔ اور ساتھ ہی حوصلہ افزائی بھی۔

اور میں خود بھی دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ انکو ایسے کام کیلئے زیادہ ہمت اور طاقت عطا فرمائے تاکہ یسوع مسیح کا جلال ظاہر ہو۔

گل محمد

ضرورت

سول فیمیل (عورتوں کے) شفاخانہ شیخوپورہ کے لئے ایک ڈسپنسر رکمپونڈر۔ کی ضرورت ہے جو نرسنگ یا ڈریسنگ بخوبی جانتی ہو یا مڈوائفری جانتی ہو۔ درخواست کنندہ کو اپنی درخواستیں سول سرجن شیخوپورہ کے نام روانہ کرنا چاہیے۔

المشتہر۔ ایل۔ اے۔ سکاٹ ممی ڈاکٹر لیڈی شیخوپورہ۔

ضرورت

منٹگمری شہر کے شفاخانہ کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر واسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ مڈوائفری میں تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے تنخواہ ۱۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ دیگر امور کا اپنی درخواست کیساتھ پتہ ذیل پر خط و کتابت کرکے تصفیہ کرلیں۔

المشتہر سکرٹری میونسپل کمیٹی منٹگمری۔

مسیحوں کے اپنے مکانات بنانیکی آسان ترکیب

احاطہ جات برائے مکانات پانچ پانچ دس دس مرلے لیکر پانچ پانچ دس دس کنال تک کے ان عیسائیوں کی آبادی کیلئے جنکے کہیں مکان نہیں ڈانیل آباد متصل ریلوے سٹیشن گجرات میں بکا دیں۔ قیمت فی مرلہ پندرہ روپے اور فی کنال تین صد روپیہ [illegible] ماہواری اقساط میں بحساب ایک روپیہ فی مرلہ فی ماہ وصول ہوگی

راقم:۔ جے۔ ڈانیل گجرات پنجاب

ضرورت ہے۔ ایک قابل تجربہ کار سنا سل وایٹر میں پاس مسیحی استاد کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔

المشتہر: ہیڈماسٹر مشن سکول۔ جلال پور جٹاں

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یا تر نیا ہو یا پرانا مجرب اور شرطیہ دوا ہے دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(۲) ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی اور مجرب ہے خواہ کیسی ہی کمزوری ہو قیمت ایک روپیہ (عہ) فی شیشی۔

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ [illegible] بھی دن رک جاتا ہے ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

ڈاکٹر اے۔ این۔ او بیٹیا یہ خورجہ ضلع بلند شہر

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ برانچ مسیحی نوجوانوں کو دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات چھ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بوجہ بہتر انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جز کشا اعہ سے الہ تک کرد دل عہ سے [illegible] تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب یا ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کیلئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائیٹر چھپا۔